# Surrealism: Basic discussion, Characteristics and Representative Writers

# سرریئلزم: بنیادی مباحث، خصوصیات اور نمائندہ لکھاری

**Dr.Muhammad Dawood Rahat***[1]
Lecturer, Al-Sadique College Laliyan, Chiniot
**Dr.Arif Sadique***[2]
Teacher, Government High School, Haider Abad Town ,Sargodha

[1] *ڈاکٹر محمد داؤد راحت
لیکچرار، الصدیق کالج، لالیاں، چنیوٹ
[2] *ڈاکٹر عارف صدیق
معلم گورنمنٹ ہائی سکول، حیدر آباد ٹاؤن، سرگودھا

Correspondance: daudrahat@gmail.com

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

**Received: 29-01-2025**
**Accepted:24-03-2025**
**Online:28-03-2025**

Copyright:© 2023 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: Surrealism is the name of surprising revelation of a new universe. In this movement, expression and thought are freed from aesthetic, rational and moral bonds. This particular movement raised the banner of a new universe against the backdrop of dreams, chaos, rebellion, human solitude, helplessness, compulsion and the vastness of subconscious. This study is an attempt to analyze the basic discussions, characteristics and representative writers of Surrealism in literature.

KEYWORDS: Surrealism, Novel, Fiction, Dream. Fantasy. sequence. Knowledge, Occupation, Fiction

سرئیلزم باقاعدہ منشور کی حامل ایک باقاعدہ تحریک کے طور پر کام کرتی رہی ہے۔ڈاڈازم کے بطن سے جنم لینے والی یہ تحریک اسی کے مدمقابل آگئی۔اس تحریک نے ڈاڈازم کی لایعنیت کے برعکس خواب، انتشار، بغاوت، انسانی تنہائی، بے بسی، مجبوری اور تحت الشعور کی وسعتوں کے پس منظر سے ایک کائنات نو کی دریافت کا علم بلند کیا۔اس کائنات نو کے حیران کن انکشاف کا نام سرئیلزم ہے۔اس تحریک میں اظہار و خیال جمالیاتی، عقلی اور اخلاقی بندھنوں سے مبرا ہوتا ہے۔فن کار تحت الشعور کی عمیق گہرائیوں میں غوطہ زنی کرکے فن کی تخلیق کرتا ہے۔تحت الشعور کی گہرائیوں میں پوشیدہ ناآسودہ خواہشات اور جذبات جب خواب کا روپ دھار کر سامنے آتے ہیں تو حقیقی دنیا کے مماثل ایک نئی کائنات تخلیق پاتی ہے جسے سرئیلزم کا نام دیا جاتا ہے۔

سرئیلزم خواب کے تجربے پر توجہ دینے اور اس کو برتنے کا رجحان رکھتا ہے۔فرائیڈ کے نظریے کو اختیار کرتے ہوئے کہ لاشعور وہ Domain ہے جہاں سے شعوری محرکات کا اصل کھوج لگایا جا سکتا ہے، سرئیلسٹ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خواب کی حالت میں ظاہر ہونے والے لاشعور کی دریافت کے ذریعے عرفان نفس حاصل کیا جا سکتا ہے۔لاشعور کا جو پہلو سرئیلسٹوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے وہ اس میں فنتازی عناصر کا خارجی حقیقت سے امتزاج و اختلاط ہے۔یہ وہ نظریہ ہے جسے انہوں نے انسانی تفہیم کے لیے بنیادی اہمیت دی۔عام مقبول تصور کے برعکس سرئیلزم کا بنیادی مقصد مادی کائنات کی تردید نہیں بلکہ خوابوں اور تخیل کے ساتھ اس کی مفاہمت ہے۔اب ہم مختلف تعریفات کی روشنی میں سرریئلزم کا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

میریم ویبسٹر ڈکشنری کے مطابق:

> "آرٹ، فلم یا تھیٹر میں غیر فطری یا غیر عقلی اقوالِ محال(Juxtapositions)اور دیگر تراکیب کے ذریعے فنتازی تمثال اور اثرات پیدا کرنے کے اصول یا طریقے۔"(1)

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں سرریئلزم کا تفصیلی تعارف یوں پیش کیا گیا ہے:

> "سرریئلزم بصری فنون اور ادب کی ایک تحریک ہے جس نے یورپ میں پہلی عالمی جنگ اور دوسری عالمی جنگ کے درمیان فروغ پایا۔سرریئلزم نے اصولی لحاظ سے دادا ازم کی اس تحریک سے جنم لیا جس نے پہلی عالمی جنگ سے قبل اینٹی آرٹ تخلیقات پیش کیں جن میں جواز سے شعوری گریز اختیار کیا گیا، لیکن سرریئلزم نے اس کے استرداد پر نہیں بلکہ اس کے مثبت اظہار پر زور دیا۔یہ تحریک اس عقلیت پسندی کے خلاف ردعمل کو پیش کرتی ہے (جسے اس کے ارکان تباہی سے تعبیر کرتے ہیں)اور جو یورپی کلچر اور سیاست

کو راہ دکھا رہی تھی جس کے نتائج پہلی عالمی جنگ کی تباہ کاریوں کی صورت میں ظاہر ہوئے۔اس تحریک کے روحِ رواں شاعر اور نقاد آندرے بریتوں کے مطابق (جس نے 1924ء میں سرریئلسٹ منشور شائع کیا) سرریئلزم تجربے کی شعوری اور لاشعوری کائنات کا اس تکمیل کے ساتھ امتزاج ہے کہ خواب اور فینٹسی کی کائنات کو روزمرہ عقلی کائنات کے ساتھ ایک حتمی حقیقت ، ایک ارفع حقیقت(Surreality) کی صورت میں جوڑا جاتا ہے۔"(2)

جے اے کڈن سرریئلزم کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"سرریئلسٹوں نے آرٹ اور ادب میں لاشعوری ذہن کے عمل کو پیش کرنے کی کوشش کی اور اس عمل کو لاشعوری ذہن کے ساتھ احتساس (Synthesis)پیدا کرنے کی کوشش کی۔ سرریئلسٹ اپنی تخلیقات کو منطقی کی بجائے غیر منطقی طریقے سے آگے بڑھاتے ہیں تاکہ ان کے نتائج لاشعور کے اعمال کا اظہار کر سکیں۔"(3)

اے ڈکشنری آف ماڈرن کریٹیکل ٹرمز کے مطابق:

"سرریئلسٹ فن کاروں کا مطمع نظر شعور میں انقلاب لا کر دنیا میں تبدیلی کرنا تھا چنانچہ انہوں نے ایسے امیجز کو فروغ دیا جو منطقی سوچ کی تحقیر کرتے تھے۔سرریئلزم کا اصل مقصد زبان کو توانائی بخشنا اور حقیقت کی تعریف اور اس کے ادراک کو وسعت آشنا کرنا تھا تاکہ تحت الشعور کی گہرائی کا احاطہ کیا جا سکے۔"(4)

سرریئلزم کی تحریک کے حوالے سے یہ تصور بھی اہمیت کا حامل ہے کہ داداازم کے بطن سے پھوٹنے والی یہ تحریک محض عقلیت پسندی کے ردعمل کے طور پر ہی سامنے نہیں آئی بلکہ مختلف علمی و فکری نظریات نے بھی اس کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔اس ضمن میں سگمنڈ فرائیڈ کے نظریات، ہیگل کے تصوراتی نظریات اور کارل مارکس کے سیاسی افکار کو بڑی حد تک دخل ہے۔ان نظریات کا زمانہ داداازم سے قبل کا ہے۔فرائیڈ کے نظریہ لاشعور اور اصول حقیقت کو اس تحریک کے سب سے بڑے محرک کے طور پر دیکھے جانے کی ضرورت ہے۔یہی وہ نظریہ ہے جس کی مدد سے انسان نے اپنے وجود کی حقیقت اور اپنے مسائل کے حل کی تلاش کے لیے سنجیدہ کوشش شروع کی۔اس حوالے سے حزب اللہ لکھتے ہیں:

"سررئیلزم کی نمود و پرداخت میں تین فلسفیوں کا ہاتھ ہے۔یعنی فرائیڈ جس نے لاشعور کے کنویں کھود کر یہ ثابت کیا کہ ہمارا عمل لاشعوری واقعات سے متاثر ہوتاہے اور لاشعور پر ہمارا بس نہیں چلتا۔دوسرے ہیگل جس نے "منفیت کے ذریعے ترکیب" کا نظریہ پیش کیا۔اس کے خیال میں مادی دنیا اپنے تصورات کی خارجی شکل ہے۔تیسرے مارکس، جس نے لوگوں کو قائم شدہ سماجی اور سیاسی اقدار سے نفرت کی تعلیم دے کر ایک عملی سیاسی پروگرام کی داغ بیل ڈالی۔"(5)

یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ سررئیلزم حقیقت کے استرداد یا حقیقت کے دائرے سے باہر نکلنے کا نام نہیں۔ بلکہ یہاں حقیقت کو مختلف معنوں میں لیا جاتا ہے۔یہ ایک ارفع حقیقت(Surreality) کی دریافت اور تشکیل کا عمل ہے جو حقیقت کے عملی اور منطقی پیمانوں سے برتر چیز ہے۔یہی وجہ ہے کہ سررئیلزم ظاہری حقیقت اور شعور کے دائرے سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور ایک اور طرح کی ارفع حقیقت کی پیش کش کا عزم رکھتا ہے۔یہاں لاشعوری اور غیر منطقی طریق کار کو اہمیت دی جاتی ہے۔شعور اور لاشعور کے امتزاج سے سامنے آنے والے پیکر، تمثال اور کیفیات کو ایک نئی حقیقت کے طور پر نگارشات میں پیش کیا جاتا ہے۔یہاں خواب کی ہمہ جہت قوت بھی سامنے آتی ہے اور تخلیق کاری کے مظاہرے میں ایک آزاد نفسیاتی عمل بھی کارفرما نظر آتا ہے۔یہاں داخلی خود کلامی کے ساتھ ساتھ خود کار تحریر، فینٹسی، مکالماتی نظم ، تجسیمی تجریدیت، براہ راست علامت نگاری، نثری نظم ،الفاظ کے انتخاب میں شخصی آزادی، نفسیاتی خود ارادیت، تصویری کولاژ اور شاعرانہ وجدان کے ذرائع سے استفادہ کیا گیا۔(6)

ڈاکٹر سلیم آغا سررئیلزم میں تخلیقی عمل کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ سررئیلزم نے معروضی انداز نظر اور پہلے سے رائج قدروں اور منطق کے اصولوں کو ترک کرتے ہوئے لاشعور کی سبیل سے غیب کی کائنات تک رسائی حاصل کرنے کا نیا راستہ بنایا۔اسی وجہ سے سررئیلسٹ حقیقت کی تلاش خارجی کائنات میں کرنے کی بجائے اس کا کھوج اپنی داخلی کائنات سے لگانے کی جانب راغب دکھائی دیتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے وہ اپنی ذات کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔(7)

سررئیلزم کی راہ اختیار کرنے والوں نے صدیوں سے رائج فنی تصورات اور اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نیا طرز سخن ایجاد کیا جس میں خواب ناک کیفیات، شکستہ جملے اور غیر روایتی نحوی ترتیب، بے زاری، حیران کن تلازمات اور عقلی منطق کے منافی انتہائی غیر متوقع علامتی نظام کے ذریعے انسان کے داخل کو اس اصل شکل میں سامنے لانے کی کوشش کی جیسا وہ فی حقیقت ہے۔سررئیلسٹ لکھاریوں نے سماجی اور اخلاقی حوالے سے اپنے مشاہدات میں ترمیم کرنے کی بجائے اس حوالے سے مزاحمتی طرز عمل اختیار کیا۔یہاں حقیقت کو کثافتوں سے مبرا رکھنے پر اہمیت دی جاتی ہے۔

شعور کی رو اور سرریئلزم کے مابین مماثلت اور امتیاز کے حوالے سے یہ بات اہم ہے کہ ان دونوں تکنیکوں میں ادب پارے کی تخلیق کا عمل بڑی حد تک خودکار طریق سے انجام پاتا ہے۔ان دونوں کے بیانیے میں لکھاری کی براہ راست مداخلت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔تاہم سرریئلزم اور شعور کی رو میں امتیاز و افتراق کا ایک بڑا حوالہ سلسلہ خیالات اور حقیقت کی روایتی صورت کی موجودگی ہے۔شعور کی رو میں بیانیے کی سطح پر ابہام، بے ربطی اور انتشار موجود ہوتا ہے لیکن حقیقت ہی کا بیان ہوتا ہے جب کہ سرریئلزم میں بنیادی فکر ہی اس روایتی تصور حقیقت کا استرداد اور انہدام ہے۔

اس تمام بحث کے بعد یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سرریئلزم کی بیانیہ تکنیک کی ان چیدہ خصوصیات کا احاطہ کر لیا جائے جن کی بنیاد پر یہ تکنیک دیگر سے ممیز و ممتاز ہوتی ہے۔اس حوالے سے تکنیک کی درست تفہیم اور خصوصیات کا تعین اس کے عملی اطلاق میں بڑی حد تک معاونت کر سکتا ہے۔چند ایک خصوصیات ہیں جنہیں اس تکنیک کے دستخط کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ذیل میں ان میں سے چند اہم ترین خصوصیات پیش کی جا رہی ہیں۔

### فینٹسی اور خواب کا تسلسل(Dream and Fantasy Sequences):

سرریئلزم کے حامل متون میں فینٹسی اور خواب کے تسلسل کی فراوانی نظر آتی ہے۔بعض اوقات جب ہم پورے ادب پارے کا مطالعہ کر چکے ہوتے ہیں تو ہم پر یہ انکشاف ہوتا ہے کہ یہ پوری کی پوری کہانی کسی خواب کے بیان پر مشتمل ہے۔OZ کا حیران کن کلامیہ فینٹسی اور خواب کے تسلسل سے بھرپور تخلیقات کی بہترین مثالوں میں سے ایک ہے۔قاری مطالعہ کے ذریعے ڈور تھی، کوے، ٹن مین اور شیر کے فنتازی سفر میں ان کا ساتھ صرف اس انکشاف کے لیے دیتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کے خواب کی روداد ہے۔

### غیر عقلی عناصر(Irrational Elements):

جب آپ سرریئلسٹ ادب کا مطالعہ کرنے لگیں تو اس سے غیر عقلیت کے عنصر کی توقع ضرور کیجیے۔اس بیانیہ تکنیک کو برتنے والوں کا ایک مقصد قاری کو عقلی خیال اور حقیقت کے روایتی تصور کی قید سے آزاد کرنا ہوتا ہے تاکہ اس کا انکشاف کیا جا سکے جو ممکنات میں سے ہے، یا جسے ناممکن تصور کر کے بھی کچھ سیکھا جا سکے یا حظ اٹھایا جا سکے۔اس کی مثال یوں ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص کسی جانور میں منقلب ہو جاتا ہے یا کوئی کتاب پرندے کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔اس کی ایک مثال ایسی صورت حال بھی ہو سکتی ہے جس میں کسی الماری سے ایک الگ کائنات کی جانب دروازہ کھلتا ہو۔

### قول محال کے تضاد(Juxtaposition Contrasts):

قول محال (Juxtaposition) دو مختلف اشیا کے درمیان ان کے اختلافات کو واضح کرنے کے لیے تقابل کا عمل ہے۔ایک گہرے تضاد کی پیش کش کے لیے اس ادبی وسیلے کو اشیا کے باہمی تقابل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔سرریئلزم کی حامل تحریروں میں اس ادبی وسیلے کی انتہا موجود ہوتی ہے۔یہاں ایسی متناقص چیزوں کو ایک ساتھ دکھایا جاتا ہے جنہیں ایک ساتھ دیکھنے کے حوالے سے کسی کو توقع نہیں ہوتی۔مثال کے طور پر جوتے یا تربوز کا تقابل ہتھوڑے یا برف توڑنے والے سوئے سے کیا جا سکتا ہے۔سرریئلسٹ تحریروں میں کسی شخص کے خواب یا فینٹسی کا تقابل اس حقیقی دنیا

کی اشیا سے کیا جاتا ہے جس میں وہ رہ رہے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب ایک کتاب میں کسی کردار کی فینٹسی میں کیے گئے کام دکھائے جاتے ہیں اور اس کے بعد اس کے اصل کام دکھائے جاتے ہیں جن میں بعد المشرقین موجود ہوتا ہے تو اسے قول محال یا Juxtaposition کہا جاتا ہے۔

## لاشعوری ذہن(The Unconscious Mind):

سرریئلزم کے حامل متون میں کردار زیادہ تر اپنے لاشعوری ذہن کے تابع ہوتے ہیں جس کے ناگزیر نتیجے کے طور پر ان کے ایسے رویے سامنے آتے ہیں جن کے محرکات ان کے لیے نامعلوم ہوتے ہیں۔ بعض اوقات قاری کو ہمہ دان راوی کے ذریعے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیا چل رہا ہے لیکن کئی بار انہیں اس حیرانی میں مبتلا ہونے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے کہ کردار ایسا کیوں کر رہا ہے۔ یہ سرریئلزم کی بیانیہ تکنیک کی بہتر تفہیم اس کے درست اطلاق کے حوالے سے مدد دینے والی چند بنیادی خصوصیات ہیں جن کے ذریعے کسی فن پارے میں سرریئلسٹ عناصر کا کھوج لگایا جا سکتا ہے اور یہ تعین کیا جا سکتا ہے کہ اس میں یہ عناصر موجود ہیں یا نہیں۔

سرریئلزم کو اس کے آغاز میں اختیار کرنے والوں میں فرانسیسی مصوروں اور ادیبوں کا نام آتا ہے۔ اس تحریک نے جب زور پکڑا تو دیگر زبانوں کے ادب کی تخلیق میں بھی اس تکنیک کو برتا جانے لگا۔ فرانسیسی ادیبوں کے ہاں سرریئلزم کے تجربات دیگر زبانوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ نظر آتے ہیں۔ لوئی ارگان، پال ایلورڈ، فلپ اور بنجامن کے نام اس حوالے سے اہمیت رکھتے ہیں۔ اس عہد کے ادیبوں اور فن کاروں نے اپنے لاشعور کی گہرائیوں میں اتر کر اپنے داخلی کرب کو ارفع درجے کی فن کارانہ مہارت کا استعمال کرتے ہوئے ایک برتر تجربے میں منتقل کر دیا۔ اس حوالے سے اینتونی ارتارد، جولین گریک، سموئیل بیکٹ جیسے ادیب قابل ذکر ہیں۔ ادب اور بالخصوص ناول میں سرریئلزم کی بیانیہ تکنیک استعمال کرنے والے لکھاریوں پر بات کی جائے تو اس تحریک کے روح رواں آندرے بریتوں کا نام سرفہرست ہے۔ اس کا ناول Nadja ایسا ادب پارہ ہے جو 1928 میں منظر عام پر آیا۔ اس ناول میں ایک نوجوان خاتون کے ساتھ محبت کی واردات کو ایک منفرد اور انتہائی غیر روایتی انداز میں سامنے لایا گیا ہے۔

میڈیلین اینگل کا ناول A Wrinkle in Time سرریئلسٹ تکنیک کی ایک عمدہ مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ 1960ء میں منظر عام پر آنے والے اس ناول کی کہانی زمان اور مکان کی مختلف جہات کے ساتھ مختلف کائناتوں کو منکشف کرتی نظر آتی ہے۔ کہانی میں خیر اور شر کی کشمکش، علم کی طاقت، خاندان کی قدر و قیمت اور دوستی کی قوت جیسے موضوعات کو ایک فنتازی اور تصوراتی کائنات میں منتشر اور غیر عقلی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

فرانز کافکا کی تخلیق The Metamorphosis سرریئلزم کے حوالے سے ایم اہم اور جہت ساز تخلیق کا درجہ رکھتی ہے۔ 1912ء میں سامنے آنے والے اس ادب پارے کا مرکزی کردار گریگر سامسا حقیقی طور پر ایک کیڑے میں منقلب ہو جاتا ہے۔ یہ تصور خالصتاً سرریئلسٹ نوعیت کا ہے۔ اسے اس سماجی تبصرے کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے کہ سرمایہ دارانہ معاشرے میں افراد کی قدر و قیمت کا تعین کن بنیادوں پر کیا جاتا ہے۔ جب ایک فرد معاشرے میں دیگر افراد کو

معاشی منفعت فراہم کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے تو اسے کس طرح انسان کے شرف سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یہاں بھی مرکزی کردار جب اپنے خاندان کی مالی مدد کی صلاحیت سے محروم ہوتا ہے تو اس کا طبعی وجود ایک حقیقی کیڑے کے وجود میں منقلب ہو جاتا ہے جو کہ یقینی طور پر حقیقی دنیا میں رونما نہیں ہو سکتا۔

ایلس ہیچر کا ناول The Wonder That Was Ours بھی سرریئلسٹ ادب کی ایک عمدہ اور واضح مثال ہے۔ حشرات کے حوالے سے بات کی جائے تو اس ناول کے مطالعہ کے بعد آپ ٹیکسی کے سفر کو کبھی اس انداز سے نہیں سوچیں گے۔ اس ناول کے راوی یا بیان کنندگان لال بیگ/کاکروچ ہیں جو ایک جزیرے پر ایک ٹیکسی میں سوار ہیں۔ وہ کتاب کے قاری سے باتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ کہانی سناتے ہیں کہ ایک بحری جہاز پر ایک مہلک وائرس کی وبا پھیلنے کے نتیجے میں معاشی بحران اور کالے حبشی ٹیکسی ڈرائیور کی قسمت کس طرح خراب ہوئی۔ یہ سرریئلسٹ تخلیق اپنے عہد کے نسل اور طبقے کے مسائل کے ساتھ ساتھ وبا کے اثرات کو بھی انتہائی عمدہ طریقے سے قاری پر منکشف کرتی نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ فرانسیسی ناول نگار رینے دال کا ناول A night by Serious Drinking اور نوبیل انعام یافتہ جاپانی ناول نگار ہاروکی موراکامی کے ناول Kafka on the Sea Shore کو سرریئلزم کی بیانیہ تکنیک کے حامل ناولوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

اردو فکشن میں سرریئلزم کی بیانیہ تکنیک کے حوالے سے دیکھا جائے تو اردو افسانے میں اس تکنیک کے تجربات نسبتاً زیادہ ہیں جبکہ اردو ناول میں اس تکنیک کو زیادہ فروغ حاصل نہیں ہو سکا۔ اس کے متنوع اسباب میں سے ایک اہم سبب یہ ہے کہ افسانہ چونکہ ایک مختصر کہانی پر مشتمل ہوتا ہے اور پوری زندگی کی بجائے اس کے کسی پہلو کی عکاسی کرتا ہے، اس لیے اس صنف میں سرریئلزم کی بیانیہ تکنیک کے استعمال میں لکھاری کے لیے اور اس کی تفہیم و تعبیر میں قاری کے لیے کسی حد تک آسانی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ناول کا کینوس زیادہ وسعت کا حامل ہوتا ہے۔ اس میں سرریئلزم کے پیچیدہ اور مبہم اسلوب بیان کا تسلسل لکھاری کے لیے ایک چیلنج بن جاتا ہے۔ دوسری جناب اردو ناول کے روایتی قاری کے لیے اس نامانوس اور اجنبیت کے حامل بیانیہ اسلوب کی وجہ سے ابلاغ کے گھمبیر مسائل جنم لیتے ہیں۔ مغرب میں علمی و فلسفیانہ افکار و نظریات کی ترویج نے فکشن کے سنجیدہ قاری کی بالیدگی پیدا کی اور فکشن کے حوالے سے تنقیدی اپروچ کو بہتر بنایا۔ اس کے باوجود مختلف قسم کے فلسفیانہ اور علمی مسائل کی وجہ سے سرریئلزم کی بیانیہ تکنیک کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور بتدریج یہ بیانیہ ادبی چلن سے بے دخل ہونے لگا۔

سرریئلزم کی بیانیہ تکنیک کے درست اور موثر استعمال کے لیے موضوع کے ساتھ تکنیک کی ہم آہنگی اور موافقت بہت اہم عنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔ کہانی کی گھمبیرتا اور فکری انتشار کی موجودگی میں سرریئلزم کے عناصر اسے خاص معنویت عطا کرتے ہیں۔ یہ موافقت اور ہم آہنگی نہ ہو تو کہانی ایک چیستان بن کر رہ جاتی ہے۔ ہمارے ہاں جدید فلسفیانہ اور علمی افکار کی ترویج، قاری کی تربیت اور تفہیم کی اہلیت کا معیار مغرب کی نسبت زیادہ اچھا نہیں رہا۔ پھر سرریئلزم

کو اردو میں ایک خالص اور باقاعدہ منظم تحریک کا درجہ نہیں مل پایا۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں اس تکنیک کا استعمال خال خال ہی نظر آتا ہے۔

1980ء کے عشرے میں ملک پر مسلط ضیائی آمریت نے اپنے غیر آئینی اور جبر واستبداد پر مبنی اقتدار کو طول دینے کے لیے آزادی اظہار پر سخت نوعیت کی پابندیاں عائد کر دیں۔ تحریر یا تقریر کی صورت میں سچ کا اظہار کرنے والوں کو جبر اور تشدد کا نشانہ بنا کر نشان عبرت بنانے کی کوشش کی گئی۔اساتذہ، صحافیوں اور دیگر تعلیم یافتہ طبقات کو آزادی اظہار کی پاداش میں نوکریوں سے محروم کر دیا گیا،انہیں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں اور کوڑے کھانے کی اذیت گوارا کرنا پڑی۔یہی وجہ ہے کہ اس عہد میں سامنے آنے والے ادب میں علامت، تجریدیت اور سرریئلزم کے استعمال میں ہی عافیت سمجھی گئی۔اگرچہ ناول کے عام قاری کے لیے اس کے ابلاغ کے حوالے سے شدید مسائل سامنے آئے اور اردو ناول کے قارئین کے انتہائی محدود طبقے نے اس کے مطالعے کا جتن کیا۔اس کے باوجود کچھ ناول نگاروں نے سرریئلزم کی بیانیہ تکنیک میں موجود امکانات کو مس کرتے ہوئے ناول نگاری کے نمونے پیش کیے ہیں۔ان ناولوں میں سے بیش تر ناول نسبتاً مختصر ہیں اور ان میں ہمیں سرریئلزم کی بیانیہ تکنیک کے مختلف عناصر واضح طور پر کارفرما نظر آتے ہیں۔

# حواشی وحوالہ جات

1 ".The principles, ideas or practice of producing fantastic or incongruous
imagery or effects in art, literature, film, or theater by means of unnatural or irrational juxtapositions and combinations .
https.www.merium-webster.com/dictionary/surrealism
2" .Surrealism movement in visual art and literature, flourishing in Europe between World Wars I and II. Surrealism grew principally out of the earlier Dada movement, which before World War I produced works of anti-art that deliberately defied reason; but surrealism's emphasis was not on negation but on positive expression. The movement represented a reaction against what its member saw as the destruction wrought by the "rationalism" that had guided European culture and politics in the past and that had culminated in the horrors of World War I. According to the major spokesman of the movement, the poet and critic, Andre Breton, who published The Surrealist Manifesto in 1924, Surrealism was a means of reuniting conscious and unconscious realms of experience so completely that the world of dream and fantasy would be joined to the everyday rational world in "an absolute reality, a surreality." https://www.britannica.com/art/surrealism .

3 ".The surrealists attempted to express in art and literature the working of the unconscious mind and to synthesize these workings with the unconscious mind. These surrealist allow his work to

develop non logically (rather than illogically) so that the results represent the operations of the unconscious".

J.A. Cuddon, The Penguine Dictionary of Literary Terms and Literary Theory, 4th Edition, p.882

4 .Roger Fowler, A Dictionary of Modern Critical Terms, London, p.187-188.

5۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، نئے تناظر، لاہور: آئینہ ادب، 1981ء، ص:74

6۔ سلیم آغا، جدید اردو افسانے کے رجحانات، ص:295

7۔ ایضاً، ص:296